اداریہ

مقامِ شکر ہے کہ اب اردو میں تحقیق، طریقِ تحقیق اور اصولِ تحقیق پر مباحث عام ہو گئے ہیں۔ اردو زبان و ادب سے متعلق تحقیقی جرائد بھی خاصی تعداد میں شائع ہونے لگے ہیں اور اب وہ صورت نہیں رہی کہ اردو زبان و ادب کے موضوع پر صحیح معنوں میں چند ہی تحقیقی رسالے شائع ہوتے تھے۔ یہ امر یقیناً خوش آئند ہے۔ البتہ بعض اہلِ علم کو اس پر کچھ تحفظات بھی ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اردو میں اور اردو سے متعلق تحقیقی جرائد کی تعداد اور مواد کی مقدار یا کمیت میں تو اضافہ ہو گیا ہے لیکن اردو تحقیق کا معیار زوال پذیر ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وقتاً فوقتاً بعض عمدہ تحقیقی مقالے بھی ان جرائد میں شامل ہوتے ہیں۔ بہر حال امید رکھنی چاہیے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مجموعی معیار بھی بلند ہوتا جائے گا۔

اہلِ علم اتفاق کریں گے کہ اردو میں آج تحقیق کی معتبر و مستحکم روایت موجود ہے اور اس میں بابائے اردو مولوی عبدالحق، انجمن ترقیٔ اردو اور انجمن کے تحقیقی جریدے اردو کا بہت اہم کردار رہا ہے۔ مولوی صاحب کا شمار اردو تحقیق کے معلّمینِ اوّل میں ہوتا ہے۔ انھوں نے انجمن سے اردو ۱۹۲۱ء میں جاری کیا جس میں بعض ایسے مقالات بھی شائع ہوئے جن کی تاریخی اور علمی حیثیت ہر شبہے سے بالاتر ہے اور جو اردو تحقیق کے سنگِ میل کہے جا سکتے ہیں۔ ہر دور کے جید ترین اہلِ علم و تحقیق کی فکری کاوشیں اردو میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان میں سے چند نام یہ ہیں: مولوی عبدالحق، حافظ محمود شیرانی، وحید الدین سلیم، عبدالستار صدیقی، پروفیسر محمد اقبال، عبدالباری آسی، غلام رسول مہر، قاضی عبدالودود، امتیاز علی عرشی، محی الدین قادری زور، نصیر الدین ہاشمی، نور الحسن ہاشمی، پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی، سیّد عبداللہ، وحید قریشی، عزیز احمد، غلام مصطفیٰ خاں، غلام حسین ذوالفقار، گیان چند جین، جمیل جالبی، شوکت سبزواری، رشید حسن خان، مالک رام، مسعود حسن رضوی ادیب، مسعود حسین خان، گوپی چند نارنگ،

شمس الرحمٰن فاروقی، مشفق خواجہ، نذیر احمد، وزیر آغا، حامد حسن قادری، افسر صدیقی، سخاوت مرزا، ایوب قادری، مختار الدین احمد آرزو، عابد پشاوری۔ یہ فہرست یقیناً نامکمل ہے اور بغیر کسی ترتیب یا ترجیح کے پیش کی گئی ہے لیکن مقصود صرف یہ ہے کہ اردو کے صفحات پر تحقیق کی جو کہکشاں جگمگاتی رہی ہے، اس کے کچھ روشن تر ستاروں کو یاد کر لیا جائے اور یہ حقیقت بھی واضح ہو جائے کہ اردو اُس وقت بھی ''ریسرچ جرنل'' تھا جب پاک و ہند میں جامعات میں ہونے والی تحقیق کا وجود تو کجا خود جامعات کی تعداد بھی انتہائی کم تھی اور ان میں سَنَدی اردو تحقیق کا آغاز بھی بہت بعد میں ہوا۔ گیان چند کی تحقیق کے مطابق اردو میں پی ایچ ڈی کی پہلی سند الٰہ آباد یونی ورسٹی نے ۱۹۴۲ء میں رفیق حسین کو ان کے مقالے پر دی جو اردو غزل کی نشو و نما سے متعلق تھا، جب کہ سہ ماہی اردو اس سے کوئی بیس بائیس برس قبل سے شائع ہو رہا تھا۔ اردو کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ علامہ محمد اقبال کی دو تحریریں اس کے جنوری ۱۹۳۶ء اور اکتوبر ۱۹۳۷ء کے شماروں میں شائع ہوئیں۔

ظاہر ہے کہ اب علم و ادب کے میدان میں ایسے مستند و معتبر لکھنے والے کم ہی رہ گئے ہیں لہٰذا اس معیار کو چھُونا تو ممکن نہیں نہ ہی کوئی دعویٰ ہے، لیکن بہر حال کوشش یہی ہوگی کہ اسے صحیح معنوں میں تحقیقی و علمی جریدہ بنایا جائے اور صرف مقدار کی بجائے معیار پر بھی توجہ مرکوز کی جائے۔

زمانۂ اشاعت کو دیکھا جائے تو اردو گویا اردو کے پہلے چند باقاعدہ تحقیقی جرائد میں شامل ہے۔ یہ ایچ ای سی کے منظور شدہ جرائد کی فہرست میں بھی کچھ عرصے شامل رہا ہے۔ لیکن اب اسے ایچ ای سی کے باقاعدہ مقرر کردہ معیارات کے مطابق شائع کیا جا رہا ہے۔ اردو کی اشاعت میں کچھ تعطل آ گیا تھا لیکن اب اسے باقاعدگی سے شائع کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

ہم ان اہلِ قلم کے ممنون ہیں جنھوں نے ہماری درخواست پر بہت کم وقت میں اس شمارے کے لیے مقالات ارسال فرمائے۔ آپ کی آرا اور مقالات کا انتظار رہے گا۔

(ر–پ)